سوال

(649) سر کو ڈھانپنا لباس میں شامل ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سر کو ڈھانپنا لباس میں شامل ہے اور کیوں کہ لباس سنت میں شمار نہیں ہوتا اس لیے ٹوپی یا عمامہ وغیرہ کا استعمال بھی ہمارے لیے سنت نہیں بنے گا۔ (ایک سائل) (۱۴ جنوری ۱۹۹۴ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راسخین فی العلم واقعی اس بات کے قائل ہیں کہ لباس عادات سنن میں سے ہے۔ چنانچہ شیخ خیر الدین وائلی مسئلہ پگڑی پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

'وہی لیست سنۃ تعبدیۃ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا بل ہی مجرد سنۃ من سنن العادات' (کتاب المسجد فی الاسلام، ص: ۲۱۴)

''یعنی پگڑی پہننا تعبدی عبادت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہو بلکہ یہ تو محض عادات سنن میں سے ایک سنت ہے۔''

نیز علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'والصواب ان افضل الطرق طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی سنہا وامر بہا ورغب فیہا وداوم علیہا وہی ان ہدیہ فی اللباس ماتیسر من اللباس' (زاد المعاد: ۳۶/۱)

''درست بات یہ ہے کہ سب سے افضل ترین طریق رسول اللہ ﷺ کا طریق ہے جو آپ نے مقرر فرمایا، اُس کا حکم دیا، اس میں رغبت کی اس پر مداومت کی، وہ یہ ہے کہ لباس میں آپ کا طریقِ کار یہ تھا کہ جو شئے آسانی سے یسر آتی پہن لیتے۔''

اس کے باوجود اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی پیروی میں آپ کے لباس کی پسندیدہ صورتوں میں سے کسی صورت کو اختیار کرتا ہے تو وہ اپنی نیت کے اعتبار سے ماجور ہے۔ (ان شاء اللہ) مثلاً کسی نے رسول اللہ ﷺ کے انداز کی پگڑی پہنی، بہ نیت اتباعِ رسول۔ یہ آدمی مستحق اجر وثواب ہے لیکن دوسرا شخص اپنے ماحول کے اعتبار سے غیر انداز اختیار کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس سے غیر مسلموں کی مشابہت مقصود نہ ہو، جب کہ منہی عنہ صورتوں کا مرتکب بنظر شرع مجرم ٹھہرتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب اللباس:صفحہ:477

محدث فتویٰ